۱۷

امام شعرانی قدس سرہٗ نے فرمایا بیشک ائمہ کرام اولیاء کاملین اپنے ماننے والوں کی شفاعت کریں گے، اور ان کی جانکنی کے وقت اور قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت اور حشر ونشر کے دن حساب کتاب کے وقت میزان پر نیکی بدی کے وزن کے وقت اور پل صراط پر ہر جگہ ان کی مدد کریں گے اور کسی جگہ غافل نہیں ہوں گے۔

﴿میزان الشریعۃ الکبریٰ ص ۵۳ جلد ۱﴾

پھر اس کی تائید میں واقعہ بیان کیا کہ جب شیخ الاسلام ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو کسی نیک آدمی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا جب مجھے قبر میں منکر نکیر نے اُٹھا کر بٹھایا تا کہ سوال کریں تو دیکھا کہ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ میری قبر میں تشریف لے آئے اور منکر نکیر سے فرمایا کیا اس جیسے سے بھی ایمان کے متعلق سوال کی ضرورت ہے، ہٹ جاؤ پیچھے تو وہ دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

﴿میزان الشریعۃ الکبریٰ ص ۵۳ جلد ۲﴾

﴿۱۸﴾

حضرت خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی فوت ہو جاتا تو آپ اس کے جنازہ کے ساتھ جاتے اور جب اس میت کو دفن کر دیا جاتا تو آپ اس کی قبر پر درود پاک اور دیگر کلمہ کلام پڑھتے اور پھر واپس آجاتے، ایک دن آپ کا ایک ہمسایہ فوت ہوا آپ اسی عادت مبارکہ کے مطابق اس کے جنازہ کے ساتھ گئے اور جب اسے دفن کر چکے تو اس کی قبر کے پاس بیٹھے رہے اور پھر اپنے چہرہ پر ہاتھ پھر کر کہا الحمد لله الحمد لله پیچھے شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی بیٹھے تھے، انہوں نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا جب اس آدمی کو دفن کیا گیا اور منکر نکیر نے مارا پھر آگ جلانے کے لئے آگئی جب آگ نے جلانا چاہا تو اتنے میں شیخ جلال الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے اور درمیان میں کھڑے ہو گئے، آگ کو للکارا کہ دور ہو جا یہ میرا مرید ہے آواز آئی اے جلال الدین! ہے تو ایسا ہی مگر اس نے تیری حکم عدولی کی ہے، اسے چھوڑ دے تاکہ اسے آگ جلائے، شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے دربار الٰہی میں عرض کی اے میرے پرودگار اگر چہ اس نے میری حکم عدولی کی ہے لیکن اتنا تو کہتا تھا کہ میں جلال الدین کا مرید ہوں حکم الٰہی ہوا اچھا ہم نے اسے تیری خاطر معاف کر دیا۔

﴿خلاصۃ العارفین ص ۲۱﴾

۱۹

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے صاحبزادوں کے استاد کو دیکھا اور صاحبزادوں کو فرمایا تمہارے استاد کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے کہ یہ شقی بد بخت ہے یہ سن کر دونوں صاحبزادے امام ربانی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑ گئے کہ اگر ہمارے استاد شقی ہیں تو آپ ان کو سعید کر دیں، یہ سن کر سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے لوح محفوظ میں بھی لکھا ہوا دیکھ لیا ہے کہ یہ شقی ہے اور یہ تقدیر مبرم ہے یہ ٹلنے والی نہیں مگر صاحبزادے بضد ہوئے اور بہت اصرار کیا۔ سیدنا امام ربانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے یاد کیا کہ سیدنا غوث الثقلین محی الدین غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ میری دعاء سے تقدیر مبرم بھی بدل جاتی ہے تو میں نے دربار الٰہی میں الحاح کے ساتھ دعا کی یا اللہ تیری رحمت بڑی وسیع ہے اور تیرا فضل عمیم کسی کے ساتھ خاص نہیں میں تجھ سے امید کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں تو میری دعا قبول فرما کر مُلّا طاہر کی پیشانی سے لفظ شقی مٹا کر سعید لکھ دے جیسے تو نے غوث الثقلین غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی تھی پھر میں نے دیکھا کہ مُلّا طاہر کی پیشانی سے لفظ شقی مٹا کر سعید لکھ دیا گیا ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز ۔ ﴿تفسیر مظہری سورۃ رعد پارہ ۱۳﴾

﴿۲۰﴾

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین رحمہ اللہ کے دفن کرنے کے بعد ان کے مزار پر موجود تھا، میں نے بطور کشف دیکھا کہ منکر نکیر آئے اور خواجہ کے سامنے بہت ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اسی اثناء میں دو اور فرشتے پہنچ گئے اور حق تعالیٰ کا حضرت خواجہ کو سلام پہنچایا اور ایک کاغذ سبز روشنائی سے لکھا ہوا نکالا اور حضرت خواجہ کے ہاتھ میں دیا اس میں لکھا ہوا تھا اے قطب الدین میں تم سے راضی ہوں اور میں نے تمہاری برکت سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سب گنہگاروں کی قبروں سے عذاب اُٹھالیا ہے اس لئے کہ جب زندوں نے تم سے بڑا نفع حاصل کیا ہے مردے بھی تم سے نفع حاصل کریں اور تمہاری قدر جانیں، پھر دو فرشتے اور پہنچ گئے اور حضرت خواجہ کو حق کا پیغام پہنچایا اور منکر نکیر سے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہمارے قطب سے مت سوال کرو میں نے اپنے قطب سے خود سوال کرلیا ہے اور وہ سوال کا جواب ہم کو دے چکے ہیں لہٰذا تم واپس جاؤ۔ ﴿معارف اشرفیہ، السنۃ الجلیہ﴾

﴿۲۱﴾

سیدنا ابو سعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں سے ایک شخص بڑا ہی گنہگار تھا اس نے ننانوے ناحق قتل کیے تھے ایک دن اس نے لوگوں سے کہا مجھے کوئی ایسا عالم دین بتاؤ جو روئے زمین کے علماء سے بڑا عالم ہو لوگوں نے اسے ایک راہب کے پاس بھیج دیا۔ اس بندے نے راہب کے ہاں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا کہ جناب میں ننانوے افراد کا قاتل ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ﴿راہب عالم تو بہت بڑا تھا مگر وہ خشک مولوی تھا﴾ اس نے کہا ہر گز نہیں تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی تو اس بندے نے اس راہب کو بھی قتل کر کے پورے سو کر دیے، کچھ عرصہ کے بعد پھر اس نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کسی ایسے عالم کا پتہ بتاؤ جو سب سے بڑا عالم ہو لوگوں نے اسے ایک عالم دین کے پاس بھیج دیا اس نے حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا کہ جناب میں نے ایک سو انسان ناحق قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس ﴿درویش﴾ عالم نے کہا کیوں نہیں، پھر فرمایا کون ہے جو ارحم الراحمین اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکے لہٰذا تو فلاں بستی جو نیکوں کی بستی ہے وہاں کچھ اللہ کے بندے اللہ کے دوست رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں تو بھی وہاں

جا کران میں شامل ہو جا اور وہیں عبادت کر اور اس گنہگاروں کی بستی میں واپس نہ آنا وہ یہ سن کر چل پڑا اور جب دونوں بستیوں کے درمیان پہنچا تو اسے موت آ گئی اس کے مرنے کے بعد اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا، رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف ﴿یعنی اللہ والوں کی طرف﴾ جا رہا تھا اور عذاب والے فرشتے کہتے تھے کہ اس بندے نے ایک نیکی بھی نہیں کی تو یہ کیسے جنت جا سکتا ہے؟ اس دوران ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں پہنچ گیا ان دونوں جماعتوں نے یعنی رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اسے اپنا حکم ﴿فیصلہ کرنے والا﴾ تسلیم کر لیا اس نے کہا میرا فیصلہ یہ ہے کہ قیسوا ما بینھما یعنی دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کو پیمائش کر لیا جائے اور جس بستی کی طرف یہ قریب ہو ان میں شمار کر لیا جائے، پھر پیمائش کی گئی تو بالشت بھر اللہ والوں کی بستی کے قریب نکلا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس ٹکڑے کو جدھر سے آ رہا تھا حکم دیا کہ تو تھوڑا سا بڑھ جا اور اس فاصلے کو جدھر وہ جا رہا تھا حکم دیا کہ تھوڑا سا سکڑ جا لہٰذا اس فیصلہ کے مطابق اس بندے کو بخش دیا گیا اور اسے رحمت والے فرشتے جنت لے گئے۔

﴿صحیح بخاری و مسلم، ریاض الصالحین ص ۱۴﴾

﴿تنبیہ﴾

یہ ساری بخششیں یہ ساری رحمتیں، یہ ساری بہاریں اس کے لئے ہیں جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا اور اگر خدانخواستہ ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کوئی سفارش کام نہ آئے گی سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا **یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنة الا مؤمن** کہ جنت وہی جا سکتا ہے جو مومن ہو لہٰذا ہر مسلمان کو دربار الٰہی میں دعاء کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ کرے اور ایسے کاموں سے بچائے جن سے ایمان چھن جاتا ہے، ان سب سے اہم کام خواہشات کے پیچھے چلنا ہے جب انسان ناجائز خواہشات اپناتا ہے، شریعت مطہرہ کے خلاف چلتا ہے اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور آخری وقت شیطان آسانی سے ایمان چھین لیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ایمان قائم رہ سکتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال نہ ہو تو کوئی شخص ایمان نہیں بچا سکتا۔ قرآن پاک میں ہے **نسوا اللہ فنسیھم** . جنہوں نے ہمیں بھلا دیا ہم بھی انہیں نظر انداز کر دیں گے نیز فرمایا: **یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ** . یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایمان والوں کو ایمان پر ثابت رکھے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ .

ابو سعید غفرلہٗ

چوتھا باب

ایصالِ ثواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق والصلوۃ والسلام علی حبیبہ ونبیہ رحمۃ للعٰلمین و شفیع المذنبین وعلی الہ واصحابہ اجمعین .

امابعد!

عبادت کی تین قسمیں ہیں ﴿۱﴾ عبادت زبانی جیسے کہ کلمہ طیبہ، استغفار، دعاء، درود پاک، تلاوت قرآن مجید وغیرہ۔ ﴿۲﴾ عبادت بدنی جیسے کہ نماز، روزہ وغیرہ۔ ﴿۳﴾ عبادت مالی جیسے کہ صدقہ خیرات وغیرہ۔

ان تینوں عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچایا جائے، ایصالِ ثواب کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس دوسرے مسلمان کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

تنبیہ

ثواب اُس کو پہنچتا ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو اور اگر معاذ اللہ کسی کا

خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو پھر کوئی چیز فائدہ نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان پر خاتمہ کرے۔ بجاہ حبیبہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

جولوگ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ کر شیطانی کام کرتے ہیں، گناہ کے کام کرتے ہیں، ان کا ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے اور جب آخری وقت آتا ہے تو شیطان ایسے لوگوں کا ایمان آسانی سے چھین لیتا ہے۔ العیاذ باللہ، العیا ذباللہ تعالیٰ حسبنا اللہ ونعم الو کیل ولا حو ل ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم۔

اور جولوگ نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب اور سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے تھام لیتے ہیں ان کا ایمان مضبوط ہوتا جاتا ہے اور جب ان کا آخری وقت آتا ہے تو شیطان ان کا ایمان چھین لینے کی جرأت نہیں کرسکتا اللھم اجعلنا منھم۔ اور جب ایمان پر خاتمہ ہوگیا تو بخشش کی کئی راہیں نکل آتی ہیں نبی اکرم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے امتی امۃ مر حو مۃ میری امت مرحوم امت ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہیں میری امت قبروں میں گناہ لے کر جائے گی اور جب قبروں سے نکلے گی تو ایک گناہ بھی باقی نہ ہوگا عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ گناہ کہاں جائیں گے تو فرمایا ان کے لئے ایمان والوں کے استغفار اور بخشش کی دعائیں کرنے سے گناہ مٹ جائیں گے۔

زبانی عبادت کے ایصال ثواب کے متعلق احادیث مبارکہ

حدیث ۱

عن ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لیر فع الدر جة للعبد الصالح فی الجنة فیقول یا رب انی لی هذه فیقول با ستغفا رولد ک لک.

(شرح الصدور ص ۱۲۷، مشکوٰۃ ص ۲۰۵)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا درجہ بلند کرے گا وہ بندہ عرض کرے گا یا اللہ یہ کس وجہ سے میرا درجہ بلند ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے اس وجہ سے تیرا درجہ بلند کیا گیا ہے۔

حدیث ۲

عن ابی سعید الخدر ی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتبع الر جل یوم القیا مة من الحسنا ت امثال الجبال فیقول انی لی هذا فیقال با ستغفار ولد ک لک.

(شرح الصدور ص ۱۲۷)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک بندے کے پیچھے نیکیاں پہاڑوں جیسی چلیں گی وہ بندہ پوچھے گا یہ اتنی نیکیاں کہاں سے آئی ہیں تو فرمایا جائے گا تیرے بیٹے نے تیرے لئے دعاء واستغفار کیا ہے، یہ وہ نیکیاں ہیں۔

حدیث ۳

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقه من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقته کان احب الیه من الدنیا وما فیھا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیآء الی الاموات الاستغفار لھم.

﴿مشکوۃ شریف ص ۲۰۶، شرح الصدور ص ۱۲۷، مکتوبات مجددیہ﴾

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت اپنی قبر میں ڈوبنے والے فریاد رس کے انتظار کرنے والے کی طرح ہے وہ اپنی قبر میں دعا کا انتظار کرتا ہے کہ اس کو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بیٹے، بھائی کی طرف

سے یا کسی دوست کی طرف سے پہنچ جائے اور جب اس کو کسی کی دعاء پہنچتی ہے تو اس کے لئے یہ دعا ساری دنیا و مافیہا سے پیاری ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ دنیا والوں کی دعاء کی وجہ سے اہل قبور کی قبروں میں پہاڑوں کی طرح ہدیے بھیجتا ہے، اور زندوں کا مُردوں کے لئے ہدیہ قبروں والوں کے لئے دعاء استغفار ہے۔

حدیث ۴

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه مر فو عا امتی امة مرحو مة تد خل قبو ر ھا بذنو بھا وتخر ج من قبور ھا لا ذنو ب علیھا تمحّص عنھا با ستغفار المو منین لھا .

(شرح الصدور ص ۱۲۸)

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مرحوم امت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی میری امت پر رحمتیں ہیں یہ اپنی قبروں میں گناہ لے کر جاتی ہے اور جب قبروں سے نکلے گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا کیونکہ مومنوں کی قبروں والوں کے استغفار کی وجہ سے گناہ مٹ جائیں گے۔

حدیث ۵

عن ابی هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل المقا بر ثم قراء فا تحۃ الکتا ب وقل ھو اللہ احد والھا کم التکا ثر ثم قال اللھم انی قد جعلت ثو اب ما قرات من کلا مک لا ھل المقا بر من المؤ منین والمؤ منت کا نو ا شفعا لہ الی اللہ تعالیٰ۔

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قبرستان جائے اور وہاں الحمد شریف، قل شریف اور سورۃ الہاکم التکاثر پڑھے، پھر یوں عرض کرے یا اللہ میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے قبروں والے مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دیا تو وہ قبروں والے دربار الٰہی میں اس کی شفاعت کریں گے۔

حدیث ۶

عن علی مر فو عا من مر علی المقابر و قرا قل ھو اللہ احد احدی عشر ۃ مر ۃ ثم وھب اجر ہ للاموات اعطی من

الا جر بعد د الا مو ات.

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰، تفہیم القرآن ص ۲-۲ جلد ۵، فتح القدیر ص ۳۰۹ جلد ۲﴾

مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور وہ قل ھو اللہ احد گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان کے مُردوں کو بخش دے اسے مُردوں کی گنتی برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔

﴿حدیث ۷﴾

عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسو ل الله صلی الله علیه وسلم قال من دخل المقا بر فقرأسو رة یٰسن خفف الله عنهم و کا ن له بعد د من فیها من الحسنات .

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان جائے اور وہاں سورۃ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس قبرستان کے مُردوں سے عذاب ہلکا کر دیتا ہے اور اس پڑھنے والے کو ان مُردوں کی گنتی کے برابر نیکیاں عطا ہوں گی۔

حدیث ۸

کانت الانصار اذا مات لهم المیت احتلفوا الی قبره یقرؤون القرآن .

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جب کوئی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر جاتے رہتے اور وہاں قرآن مجید پڑھتے۔

بدنی عبادت کے ایصال ثواب کے متعلق احادیث مبارکہ

حدیث ۱

عن زیدبن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حج عن ابویہ ولم یحجا جزی عنهما وبشرت ارواحهما فی السمآء وکتب عند اللہ بارا .

﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے حالانکہ انہوں نے حج نہیں کیا ہوا تھا یہ حج ان دونوں کی طرف سے کافی ہے اور ان کی روحوں کو بشارت دی جاتی ہے اور وہ حج کرنے والا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک والدین کا فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۲

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حج میت فلذی حج عنه مثل اجر ہ.

﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی میت کی طرف سے حج کرے تو حج کرنے والے کو بھی اس کے برابر ثواب عطا ہوگا۔

حدیث ۳

عن صالح بن درهم يقول انطلقنا حا جين فاذا رجل فقا ل لنا الی جنبکم قر ية يقال لها ابله قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی المسجد العشا ر رکعتین او اربعا ویقول هذ ہ لا بی هر يرة . ﴿مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۸﴾

صالح بن درہم فرماتے ہیں ہم حج کرنے چلے تو ایک شخص نے ہم سے کہا تمہاری طرف ایک بستی ہے جس کا نام "اُبلہ" ہے، ہم نے کہا ہاں تو

اس شخص نے کہا تم میں سے کون میرے لئے ضمانت دیتا ہے کہ وہ وہاں مسجد عشار میں دو یا چار رکعت نماز پڑھے، پھر کہے یہ نماز ابو ہریرہ کے لئے ہے۔ ﴿رضی اللہ عنہ﴾

﴿نوٹ﴾

اس حدیث پاک کی شرح لمعات میں ہے کہ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔

﴿مالی عبادت کے ایصال ثواب کے متعلق احادیث مبارکہ﴾

﴿حدیث ۱﴾

عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنهاان رجلا قال یا رسول الله ان امی افتلتت نفسها ولم تو ص واظنها لو تکلمت تصد قت افلها اجر ان تصد قت عنها قال نعم .

﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شخص نے دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں اچانک فوت ہوگئی ہے اور وہ کچھ وصیت نہیں کرگئی، میرا گمان ہے کہ اگر وہ

بولتی تو ضرور صدقہ کرتی ، یارسول اللہ اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کا ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں پہنچے گا۔

حدیث ۲

صحیح بخاری میں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہوگئی اور حضرت سعد وہاں موجود نہیں تھے پھر وہ آئے اور دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عدم موجودگی میں میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ فھل ینفعھا ان تصدقت عنھا . اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میری والدہ کو فائدہ پہنچے گا ؟ یہ سن کر شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک پہنچے گا تو حضرت سعد صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔

(شرح الصدور ص ۱۲۸)

حدیث ۳

امام احمد بن حنبل و دیگر محدثین کرام نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہ قال یا رسول اللہ ان امی ما تت فای الصدقۃ افضل قال

الماء فحفر بئراً وقال ھذہٖ لام سعد . ﴿شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

یعنی حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے تو کون سا صدقہ اس کی طرف سے افضل ہے رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کا صدقہ افضل ہے لہٰذا حضرت سعد صحابی رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا اور فرمایا یہ سعد کی والدہ کے لئے صدقہ ہے۔

﴿حدیث ۴﴾

عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ان الصدقۃ لتطفیء عن اھلھا حر القبور .

﴿شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

حضرت عقبہ بن عامر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک صدقہ جن کی طرف سے کیا جائے ان سے قبروں کی تپش مٹا دیتا ہے۔

﴿حدیث ۵﴾

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اذا تصدق احد کم بصدقۃ فلیجعلھا عن ابو یہ

فیکو ن لھما اجر ھا ولا ینقص من اجر ہ شیا۔

﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کچھ صدقہ کرے تو چاہیئے کہ اپنے والدین کی طرف سے کرے، یوں ان دونوں کو ثواب مل جائے گا اور صدقہ کرنے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

﴿نوٹ﴾

اسی لئے ہمارے اکابر کا ارشاد ہے کہ ثواب تقسیم نہیں ہوتا بلکہ جتنے اموات کو ثواب ہدیہ کیا جائے پورا پورا پہنچتا ہے اور صدقہ کرنے والے کے ثواب سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

لہٰذا علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ردالمحتار فتاوی شامی میں فرمایا:

افضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المو منین والمؤمنات لا نھا تصل الیھم ولا ینقص من اجرہ شیا .

﴿ردالمحتار ص ۲۴۳ جلد دوم﴾

یعنی نفلی صدقہ کرنے والے کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ تمام مومن

مردوں اور مومن عورتوں کی نیت کرے کیونکہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں ہوگا نیز علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: سئل ابن حجر المکی عمالو قراء لا هل المقبر ة الفا تحه هل يقسم الثواب بينهماويصل لكل منهم مثل ثواب ذلک كا ملا فا جا ب بانه افتى جمع با لثانى و هوا لا ئق بسعة الفضل .

﴿ردالمحتار ص۲۴۴ جلد۲﴾

یعنی علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص قبر والوں کے لئے فاتحہ شریف پڑھے تو کیا ثواب تقسیم ہو کر پہنچے گا یا ہر کسی کو پورا پورا ملے گا تو جواب میں فرمایا کہ ایک پوری جماعت نے قول ثانی کا فتویٰ دیا ہے یعنی ثواب تقسیم نہیں ہوگا بلکہ ہر کسی کو پورا پورا ملے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور وسیع رحمت کے لائق ہے۔

﴿حدیث ٦﴾

عن انس رضى الله تعا لىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت تمو ت منهم ميت فيتصدقو ن عنه بعد مو ته الا اهد هاله جبر ئيل على طبق من نو ر ثم يقف على

شفیر القبر فیقو ل یا صاحب القبر العمیق هذه هدیة اهد اها الیک اهلک فاقبلها فتد خل علیه فیفر ح بها و یستبشرو یحز ن جیر انه الذین لم یهدی الیهم شئی .

﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کا کوئی فوت ہونے والا فوت ہو جاتا ہے اور اس کے وارث اس کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام اس صدقہ کے ثواب کو نور کے طباق میں رکھ کر اس کی قبر پر لے جاتے ہیں اور اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ لے یہ فلاں نے تیرے لئے ہدیہ بھیجا ہے اسے قبول کر لے، وہ ہدیہ جب اس کی قبر میں جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس کے ہمسائے دوسری قبروں والے جن کے پاس کچھ ہدیہ نہیں بھیجا جاتا وہ غمگین ہو جاتے ہیں۔

﴿حدیث ۷﴾

عن عطاء وزید بن اسلم قالا جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ اعتق عن ابی وقد مات قال نعم.

﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

حضرت عطاء اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ فوت ہو گیا ہے تو کیا اس کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں فرمایا کیوں نہیں۔

حدیث ۸

عن ابن جعفر رضی الله عنه ان الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما کا نا یعتقان عن علی رضی الله عنه بعد مو ته. ﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

بے شک امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کی شہادت کے بعد غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

حدیث ۹

عن الحجا ج بن دینا ر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی علیها مع صلا تک وان تصو م عنهما مع صیا مک وان تتصدق عنهما مع صد قتک. ﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

حجاج بن دینار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جبکہ کسی نے سوال کیا تھا یارسول اللہ میرے والدین فوت ہو گئے ہیں انکی زندگی میں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا تھا اب کیا کروں، تو فرمایا نیکی پر نیکی یہ ہے کہ تو اپنے والدین کے لئے اپنی نماز کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان کے لئے صدقہ کرے۔

حدیث ۱۰

عن عمر و بن العاص انه قال یا رسول الله ان العا ص او صی ان یعتق عنه ما ئة نسمة فا عتق هشام عنه اخمیسین قال لا انما یتصدق ویحج ویعتق عن المسلم لو کا ن مسلما بلغه'.

شرح الصدور ص ۱۲۹

عاص جو کہ مسلمان نہیں ہوا تھا اس کے بیٹے سیدنا عمرو بن عاص صحابی رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ عاص وصیت کر گیا تھا کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کیا جائے تو میرے بھائی ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں تو کیا میں بھی اپنے باپ کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دوں یہ سن کر سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں

کیونکہ کسی کی طرف سے صدقہ کیا جاتا ہے حج کیا جاتا ہے اگر وہ مسلمان ہو ہاں اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو پھر تو اس کی طرف سے غلام آزاد کرتا تو ضرور اس کو ثواب پہنچتا۔

اس حدیث پاک سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ ایصالِ ثواب اس کی طرف سے کیا جاتا ہے جو مسلمان ہو اور جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہو اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا دوم یہ کہ مسلمان کی طرف سے صدقہ کیا جائے، غلام آزاد کیا جائے یا اس کی طرف سے حج کیا جائے تو ضرور اس کو ثواب پہنچے گا۔

حدیث ۱۱

عن انس انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا نتصدق عن موتانا ونحج عنهم وندعو لهم فهل يصل ذلك اليهم قال نعم انه ليصل اليهم ويفرحون به كما يفرح احدكم بالطبق اذا اهدى اليه. (فتح القدیر ص ۳۰۹)

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اپنے فوت شدگان کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں حج کرتے ہیں ان کے لئے دعاء

کرتے ہیں تو کیا ان کو پہنچ جاتا ہے فرمایا ہاں بیشک یہ ان کو پہنچتا ہے اور وہ اس ہدیہ سے یوں خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کسی کو طباق نعمتوں کا ہدیہ کیا جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔

ایصال ثواب کے متعلق اقوال مبارکہ

ا۔ سیدنا عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میت کو اس کے مرنے کے بعد جو چیز پہنچتی ہے وہ ہے غلام آزاد کرنا، حج کرنا، صدقہ کرنا۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۲۹﴾

۲۔ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت مرحومہ کے لئے وہ کچھ ہے جو وہ خود کوشش کرے یا اس کے لئے دوسرا کوشش کرے۔

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۳۔ حافظ شمس الدین مقدسی رحمہ اللہ نے فرمایا مسلمان ہر زمانے میں اکٹھے ہو کر اپنے فوت شدگان کے لئے قرآن مجید پڑھتے رہے ہیں اس پر کسی نے انکار نہیں کیا لہٰذا یہ اس کے جائز ہونے پر اتفاق و اجماع ہو گیا۔

﴿شرح الصدور ۱۳۰﴾

۴۔ شیخ عزالدین بن عبد السلام فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اگر قرآن پاک

پڑھ کر میت کو بخشا جائے تو میت کو نہیں پہنچتا اور جب خود شیخ عزالدین فوت ہوئے اور ان کے کسی عزیز نے خواب میں ان کو دیکھا اور پوچھا اب کیا فتویٰ ہے تو شیخ عزالدین نے فرمایا میں دنیا میں فتویٰ دیا کرتا تھا کہ ثواب نہیں پہنچتا مگر یہاں قبر میں آنے کے بعد اس فتویٰ سے رجوع کر لیا کیونکہ میں نے یہاں آکر دیکھ لیا ہے کہ مرنے والے کو اگر قرآن پاک پڑھ کر ثواب پہنچایا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہنچ جاتا ہے۔

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۵۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا قبر پر قرآن مجید پڑھنا اس کے جائز ہونے کا ہمارے مشائخ اور دوسرے مشائخ نے جزم کیا ہے۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۶۔ زعفرانی نے فرمایا میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے تو امام شافعی نے فرمایا لا باس به اس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا قبروں کی زیارت کرنے والوں کے لئے مستحب ہے کہ جتنا ہو سکے قرآن پاک پڑھ کر اہل قبور کے لئے دعاء

کریں اس پر امام شافعی کی نص موجود ہے اور ان کے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۸۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اگر قبر کے پاس قرآن پاک ختم کیا جائے تو یہ افضل ہے۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۹۔ امام شعبی نے فرمایا حضرات انصار رضی اللہ عنہم کا جب کوئی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر جاتے اور قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۱۰۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا قول مبارک نقل فرمایا ہے کہ جب تم قبرستان جاؤ تو وہاں سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس پڑھو اور اس کا ثواب اہل قبور کو ہدیہ کرو تو بیشک ان کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

﴿شرح الصدور ص ۱۳۰﴾

۱۱۔ امام نسفی قدس سرہٗ اور علامہ تفتازانی نے فرمایا وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم ای صدقة الاحیاء عن الاموات نفع لھم. ﴿شرح عقائد نسفی ص ۱۲۲﴾

۱۲۔صاحب ہدایہ فرماتے ہیں ان الا نسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاۃ او صوما او صدقۃ اوغیرھا عند اھل السنۃ والجماعۃ.

﴿ہدایہ اولین ص۲۷۶﴾

یعنی انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچادے، وہ نیک عمل نماز ہوخواہ روزہ یا صدقہ وغیرہ ہو، اہلسنت وجماعت کے نزدیک یہ ثواب پہنچ جاتا ہے،اس پر صاحب ہدایہ اس حدیث پاک سے استدلال کرتے ہیں کہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چتکبرے قربانی میں ذبح کیے ایک اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے اور جب آقائے دوجہان رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی طرف سے قربانی دی تو روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ایصالِ ثواب جائز ہے۔

۱۳۔امام نووی نے فرمایا و فی الحدیث ان الصدقۃ عن المیت تنفع المیت ویصل ثوابھا وھو کذلک باجماع العلماء.

﴿شرح مسلم ص۳۲۴﴾

یعنی حدیث میں ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو ثواب

پہنچ جاتا ہے اور میت کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اس پر علماء کرام کا اجماع و اتفاق ہے۔

۱۴۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا وفی البحر من صام او صلی اوتصدق وجعل ثوابه لغیره من الاموات والاحیاء جاز ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع.

﴿ردالمحتار ص ۲۴۳ جلد دوم﴾

یعنی بحرالرائق میں ہے جو مسلمان روزہ رکھے یا نماز پڑھے یا صدقہ کرے اور اس کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو بخش دے خواہ وہ مسلمان زندہ ہو یا فوت شدہ یہ اہلسنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے اور ثواب پہنچ جاتا ہے۔

۱۵۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی نیک عمل کا ثواب سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار بھی ہدیہ کرنا اکابر علماء کے نزدیک جائز ہے ویستحب اهداها للنبی صلی الله علیه وسلم.

﴿ردالمحتار ص ۲۴۴ جلد ۲﴾

۱۶۔ علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وخالف فی کل العبادت المعتزلة. یعنی معتزلہ فرقہ نے ایصال ثواب کا مطلقاً انکار کردیا ہے۔

﴿فتح القدیر باب الحج عن الغیر، فتاویٰ شامیہ ص ۲۴۳ جلد ۲﴾

۱۷۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نیک لوگوں کی قبروں کی زیارت کرنا، ان قبروں سے برکت حاصل کرنا اوران کی امداد ایصالِ ثواب کرکے کرنا، وہاں قرآن پاک کی تلاوت کرنا، دعا کرنا اور پھر کھانا و شیرینی تقسیم کرنا یہ امور مستحسن اور بہت اچھے ہیں اس پر علماء کرام کا اجماع واتفاق ہے۔ ﴿فتاویٰ عزیزیہ ص ۵۹﴾

۱۸۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ کھانا جس پر امامین کریمین امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی فاتحہ اور قل اور درود پاک پڑھا جائے وہ کھانا بابرکت ہوجاتا ہے اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

﴿فتاویٰ عزیزیہ ص ۷۸﴾

﴿ایصال ثواب کے متعلق واقعات﴾

﴿۱﴾

امام یافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ایک شخص نے خواب میں دیکھا ایک قبرستان والے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر بیٹھے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ کوئی چیز چُن رہے ہیں اپنا اپنا حصہ چُن کر اپنی اپنی قبروں میں داخل ہوگئے مگر ایک کو ان میں سے دیکھا کہ اس نے کچھ نہیں چُنا، میں اس کے

قریب گیا اور اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، دوسروں نے کچھ چُنا مگر تو نے کچھ نہیں اُٹھایا، تو اس نے بتایا اہل اسلام کچھ قرآن پاک کی تلاوت کر کے کچھ صدقہ خیرات کر کے دعاء کرتے ہیں، یہ وہ چیز ہے جو مُردوں نے اُٹھائی ہے، میں نے پوچھا تو نے ان کے ساتھ کیوں نہیں کچھ چُنا؟ تو اس نے بتایا میں اس چُننے سے بے نیاز ہوں، میں نے پوچھا کیوں؟ تو اس نے بتایا میرا ایک لڑکا ہے وہ ﴿حافظ قرآن ہے﴾ وہ روزانہ قرآن پاک ایک بار ختم کر لیتا ہے اور اس کا ثواب مجھے ہدیہ کر دیتا ہے تو مجھے کیا ضرورت ہے چُننے کی، میں نے پوچھا وہ کہاں رہتا ہے اور وہ کیا کام کرتا ہے اس نے بتایا وہ جلیبیاں بیچتا ہے اس کی دوکان فلاں جگہ فلاں بازار میں ہے۔ میں بیدار ہوا تو اس بازار میں گیا جس جگہ کا اس قبر والے نے پتہ بتایا تھا میں وہاں پہنچا تو دیکھا ایک نوجوان بیٹھا ہے جلیبیاں بیچتا ہے اور اس کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے، میں نے اس نوجوان سے پوچھا تیرے ہونٹ حرکت کیوں کر رہے ہیں؟ اس نے بتایا میں قرآن پاک پڑھتا ہوں، پورا ختم کر کے اس کا ثواب اپنے باپ کو ہدیہ کر دیتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر میں نے قبرستان والے دیکھے قبروں سے نکل کر بیٹھے ہیں اور جب کوئی چیز اوپر سے برسی تو وہ اُٹھے اور چننا شروع کر دیا۔ اب وہ قبر والا یعنی ﴿جلیبیوں والے کا باپ﴾ بھی ان کے ساتھ چُن رہا ہے میں

بیدار ہوا تو اس بازار گیا اور اس جلیبیوں والے کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اتنا عرصہ ہوا وہ فوت ہو گیا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

﴿روض الریاحین ص ۱۹۴﴾

﴿۲﴾

نیز امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ایک خاتون فوت ہوگئی بعد میں کسی دوسری عورت کو خواب میں ملی جس کو وہ جانتی تھی اس عورت نے دیکھا کہ فوت شدہ عورت کی قبر میں تخت ہے تخت کے نیچے ایک برتن ہے جو کہ نوری ہے وہ ڈھانپا ہوا ہے اس عورت نے قبر والی سے پوچھا اس برتن میں کیا ہے اس نے بتایا کہ اس میں ہدیہ ہے جو کہ میرے بچوں کے باپ نے گذشتہ رات مجھے بھیجا تھا جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اس نے اس فوت شدہ خاتون کے خاوند کو رات والا ماجرا سنایا تو اس نے کہا رات میں نے کچھ قرآن پاک پڑھا تھا اور اس کا ثواب میں نے بچوں کی ماں کو بخش دیا تھا۔

﴿روض الریاحین ص ۱۹۵﴾

﴿۳﴾

امام یافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کسی کا یمن میں ایک دوست تھا وہ

فوت ہو گیا اس نے کچھ قرآن پاک پڑھ کر اس کو ثواب ہدیہ کیا، زاں بعد وہ کسی اپنے عزیز کو خواب میں ملا تو اس فوت شدہ نے اس عزیز سے کہا فلاں میرے دوست کو میرا اسلام کہو اور کہو اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے کیونکہ آپ نے مجھے تلاوت قرآن مجید کا ہدیہ بھیجا ہے۔ ﴿روض الریاحین ص ۱۹۵﴾

﴿نوٹ﴾

ان مذکورہ واقعات سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ مرنے والوں کو ایصال ثواب کیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہنچ جاتا ہے۔

﴿۴﴾

حضرت صالح مری فرماتے ہیں میں نے ارادہ کیا کل فجر کی نماز جامع مسجد میں ادا کروں، میں قبرستان سے گزرا تو میں نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا، مجھ پر نیند غالب ہوئی اور میں سو گیا وہاں میں نے خواب میں دیکھا کہ قبروں والے اپنی اپنی قبروں سے نکل کر ایک جگہ اکٹھے بیٹھ گئے سفید لباس پہنے ہوئے اور انہوں نے آپس میں گپ شپ شروع کر دی، میں نے دیکھا ان میں ایک نوجوان جو کہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے قبرستان کے ایک کونے میں تنہا بیٹھا ہوا نہایت ہی

غمگین و پریشان ہے، تھوڑی دیر گزری تو فرشتے آگئے ہاتھوں پر طباق اُٹھائے ہوئے جو کہ رومالوں سے ڈھانپے ہوئے تھے گویا کہ وہ طباق نور کے ہیں ان قبروں میں سے جس کسی کے پاس وہ طباق آتا فرشتہ اس کو پکڑاتا تو وہ اس کو لے کر اپنی قبر میں چلا جاتا حتیٰ کہ اس نوجوان سے علاوہ سب کو طباق ملے اور وہ قبروں میں چلے گئے وہ نوجوان اکیلا رہ گیا اس کو کوئی طباق نہ ملا وہ غم زدہ ہو کر اُٹھا اور اپنی قبر میں جانے لگا تو میں نے اس سے پوچھا اے عزیز کیا بات ہے میں تجھے غمگین و پریشان دیکھ رہا ہوں اور یہ کیا منظر ہے جو میں نے دیکھا اس نے کہا اے صالح کیا تو نے طباق دیکھے ہیں؟ میں نے کہا ہاں دیکھے ہیں، اس نے کہا یہ طباق ﴿جو نعمتوں سے بھرے آئے ہیں﴾ یہ زندوں کے صدقات اور دعائیں ہیں جو انہوں نے اپنے فوت شدگان کے لئے بھیجے ہیں ان کے پاس ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن آتے ہیں، پھر اس نے میرے استفسار پر واقعہ سنایا میں ایک غریب الوطن ہوں، میں اور میری والدہ ان سے چلے حج کے ارادہ سے لیکن میں یہاں پہنچ کر فوت ہو گیا مجھے قبرستان میں دفن کر دیا گیا، میری والدہ نے دوسری شادی کر لی اور اس اپنے خاوند کے ساتھ مشغول ہو کر مجھے بھلا دیا ہے نہ اس نے کبھی مجھے کوئی ہدیہ بھیجا، نہ دعاء کی ہے اور وہ مجھے یوں بھول چکی ہے گویا کہ میں اس کا

بیٹا ہی نہیں، اس لئے میں غمگین و پریشان ہوں کہ مجھے کوئی یاد کرنے والا نہیں ہے صالح مرسی فرماتے ہیں میں نے اس نوجوان سے اس کی ماں کا پتہ پوچھا کہ وہ کس شہر اور کس محلہ میں رہتی ہے، اس نے مجھے پورا پتہ بتا دیا، میں بیدار ہوا اور اس کی والدہ کا پتہ پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور اس کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا، اُس عورت نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میرا نام صالح مرسی ہے، میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں، اس نے پردے کے پیچھے بیٹھنے کو کہا میں بیٹھ گیا اور اس بی بی سے پوچھا کیا آپ کا کوئی لڑکا ہے؟ اس نے کہا نہیں، میں نے پوچھا کیا آپ کا پہلے کوئی لڑکا تھا اس نے کہا ہاں میرا ایک بیٹا تھا جو کہ جوانی کے عالم میں فوت ہو چکا ہے، تو میں نے قبرستان والا واقعہ سنایا تو وہ بہت روئی، ہائے وہ میرا جگر کا ٹکڑا تھا، وہ تو میری گود کی رونق تھا، وہ ایسا تھا وہ ایسا تھا، پھر اس نے مجھے ہزار درہم دیے اور کہا یہ میرے لخت جگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے نور نظر کی طرف سے صدقہ کر کے ثواب اس کو ہدیہ کر دیں اللہ کی قسم آئندہ میں اس کو ساری زندگی نہ بھولوں گی اس صدقہ اور دعاء کرتی رہوں گی۔ صالح مرسی فرماتے ہیں میں نے وہ ہزار غرباء اور مساکین پر تقسیم کر دیے اور ثواب اس نوجوان کو ہدیہ کر دیا پھر جمعہ کی رات آئی تو میں اسی قبرستان میں گیا اسی جگہ دو رکعت نماز پڑھ کر لیٹ

گیا میں نے خواب میں وہی منظر دیکھا اور دیکھا کہ وہ نوجوان سفید لباس پہنے خوش باش ہے اور وہ میرے پاس آ گیا اور کہا اے صالح اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے، اب والدہ کی طرف سے مجھے ہدیے ملتے رہتے ہیں، میں نے پوچھا کیا آپ جمعہ کے دن کو جان لیتے ہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں حالانکہ جمعہ کے دن کو جانور بھی جانتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کو جمعہ کے دن سلام کہتے ہیں۔ ﴿قلیوبی ص ۱۲۷، روض الریاحین﴾

﴿۵﴾

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا حضرت شیخ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے کسی قبرستان سے گزرے پہلے تو وہ بہت روئے نہایت گریہ زاری کی لیکن تھوڑی دیر بعد خوب ہنسے اور نہایت ہی فرحت وسرور ظاہر فرمایا لوگوں نے ازرہِ تعجب پوچھا حضرت پہلے گریہ زاری بعد میں خوشی اور مسرت کے اظہار کا سبب کیا ہے، تو آپ نے فرمایا میں نے بذریعہ کشف دیکھا کہ اس قبرستان والوں کو عذاب ہو رہا تھا اس لئے میں غمگین ہوا اور گریہ زاری کی بعد میں میں نے دربار الٰہی میں تضرع کیا اور مغفرت کی دعاء کی تو مجھے فرمایا گیا کہ ہم نے تیری سفارش ان قبرستان والوں کے حق میں قبول کر لی ہے اور

جب ان کی بخشش ہوگئی تو ایک قبر والی نے کہا حضرت میں بھی ان کے ساتھ ہوں میں فلانی گانے بجانے والی ہوں تو میں نے اُسے کہہ دیا چل تو بھی اُنہیں کے ساتھ ہے ﴿یعنی تو بھی بخشی گئی ہے﴾ زاں بعد میں نے مجاور جو کہ قبریں کھودنے والا تھا اُس کو بلا کر پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ فلاں گانے والی عورت کی قبر ہے۔ ﴿روض الریاحین ص ۲۰۳﴾

فائدہ: اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دوستوں کا اس بے نیاز کے دربار بہت بڑا مقام ہے ایک کی دعا سے سارا قبرستان ہی عذاب سے چھوٹ گیا۔ اللھم انفعنا عجبتھم وافض علینا من برکاتھم

﴿ابوسعید غفرلہٗ﴾

﴿٦﴾

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں میرے والد صاحب فوت ہوگئے میں نے یکم رجب جمعہ کی رات ان کی قبر پر قرآن مجید پڑھا جب میں سو گیا تو خواب میں ملے تو مجھے بشارت دی اور میری ملاقات کی وجہ سے بہت خوش ہوئے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے تین انعام عطا کئے ہیں ایک یہ کہ بیٹا تیرے ساتھ میری ملاقات ہوگئی پھر دوسرے دو انعام ذکر کرنے

ہی والے تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔

﴿روض الریاحین ص ۲۰۳﴾

﴿۷﴾

ابو قلابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں قبرستان دیکھا نیز دیکھا کہ قبریں کھل گئی ہیں اور قبروں والے اپنی اپنی قبروں سے نکل کر بیٹھ گئے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک کے سامنے نور کے طباق ہیں مگر ایک قبر والے کے سامنے کوئی طباق نہیں آیا اُس نے بتایا قبرستان والے باقی مُردوں کی اولاد ہے دوست احباب ہیں جو اُن کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے صدقہ خیرات کرتے ہیں یہ طباق وہی ہیں ہاں میرا بھی ایک بیٹا ہے لیکن وہ نیکی کا راستہ چھوڑ کر غلط راستے چل رہا ہے اس وجہ سے نہ تو وہ میرے لئے دعا کرتا ہے اور نہ ہی صدقہ خیرات کرتا ہے، بایں وجہ میرے لئے کوئی نور کا طباق نہیں آتا اور میں اپنے ہمسایوں کے سامنے بہت شرمندہ ہوتا ہوں ﴿حضرت ابو قلابہ نے اُس کے لڑکے کا نام پتہ پوچھ لیا﴾ اور بیدار ہونے کے بعد اُس کے لڑکے کو تلاش کیا اُس سے ملاقات کی اور اُس کو سارا ماجرا جو دیکھا تھا بیان کر دیا، یہ سن کر اُس

نوجوان نے کہا اب میں سچی توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کوئی غلط کام نہیں کروں گا، توبہ کے بعد وہ نوجوان صحیح راستے پر چل پڑا نیکی کو اپنایا اور اپنے باپ کے لئے دعاء واستغفار، صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا، پھر کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابوقلابہ نے وہی قبرستان دیکھا اور اسی طرح مُردوں کو دیکھا کہ وہ اپنی اپنی قبروں سے نکل کر بیٹھ گئے ہیں اور ان کے سامنے نور کے طباق آگئے ہیں اور دیکھا کہ اُس نوجوان کے باپ کے سامنے بہت بڑا نور ہے جو کہ سورج سے بھی زیادہ روشن ہے اور اُس کے باپ نے حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے کہ آپ کی کوشش سے میرا بیٹا دوزخ کی آگ سے بچ گیا اور میں شرمندگی سے بچ گیا ہوں۔

﴿قلیوبی ص ۳۲﴾

﴿۸﴾

علامہ شہاب الدین قلیوبی لکھتے ہیں ثمر قند میں ایک آدمی تھا وہ بیمار ہو گیا تو اُس نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے شفا عطا کرے تو میں ہر جمعہ کے دن کی مزدوری اپنے والدین کے لئے صدقہ کیا کروں گا، اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور وہ نذر پوری کرتا رہا، یعنی ہر جمعہ کی مزدوری اپنے

والدین کے لئے صدقہ کرتا رہا۔ ایک جمعہ اُسے کوئی مزدوری کوئی کام نہ ملا تو وہ کسی عالم دین کے پاس گیا اور مسئلہ پوچھا یعنی یہ کہ میں نے یوں نذر مانی تھی مگر آج کوئی کام نہیں ملا، اب میرے لئے کیا حکم ہے تو اُس عالم دین نے کہا منڈی کے سامنے تربوز کے چھلکے پڑے ہیں ان چھلکوں کو اُٹھاؤ اور اُن کو دھو کر صاف کر کے گدھوں کے سامنے ڈال دوں اور اُس کا ثواب اپنے والدین کی ارواح مبارکہ کو ہدیہ کر دو، اُس نے یوں ہی تربوز کے چھلکے صاف کر کے گدھوں کے سامنے ڈال دیئے اور کار خیر کا ثواب اپنے والدین کو بخش دیا جب رات ہوئی تو اُس کو ماں باپ دونوں خواب میں ملے، اس کے ساتھ خوش ہو کر معانقہ کیا اور فرمایا بیٹا تیرے ہدیے ہمیں پہنچتے رہے ہیں حتیٰ کہ آج تو نے ہمیں تربوز بھی کھلا دیا ہے حالانکہ ہمیں تربوز کی بہت خواہش تھی، اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو۔ ﴿قلیوبی ص ۳۲﴾

﴿۹﴾

امیر خراسان نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو کہا یا امیر، باپ نے سن کر کہا بیٹا یا امیر نہ کہو بلکہ یا اسیر کہو کیونکہ امارت دنیا میں رہ گئی ہے، پھر کہا اے بیٹا جب تو گوشت کھائے تو مجھے بھی کھلا وہ یوں کہ گوشت بھو کے

جانوروں کو کھلا کر اس کا ثواب مجھے ہدیہ کردے، میں گوشت کھانے کا بہت خواہش مند ہوں۔

﴿۱۰﴾

ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں بیٹھے تھے محرم کے ایام تھے آپ نے دیکھا کہ ایک شخص شربت کا گلاس لایا اور کہا آپ اس کو پی لیں، یہ شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے بھیجا ہے، کسی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ شربت دلائی تھی اس میں سے آپ کا حصہ ہے جو سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے آپ نے وہ گلاس پی لیا اور فرمایا یہ بھی فیض پہنچانے کا ایک طریقہ ہے، آپ فیض کے علاوہ محبت والوں کے پاس تحفے بھی بھیجتے ہیں اور امام حسین سرکار رضی اللہ عنہ کے تصرفات دنیا میں اب بھی زندگی کی طرح جاری ہیں۔ ﴿ذکر خیر ص ۲۱۳﴾

﴿۱۱﴾

حضرت خواجہ توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک درویش عشرہ محرم میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے واسطے شربت تیار کرتا اور کھانا پکا کر محتاجوں کو کھلایا کرتا تھا پھر اُن دونوں چیزوں کا ثواب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو

ہدیہ کر دیتا مدت تک وہ اسی طرح کرتا رہا ایک مرتبہ وہ درویش کہیں سفر کو جا رہا تھا اتفاقاً راستہ بھول گیا وہ جنگل میں حیران و پریشان پھر رہا تھا کہ اچانک دور سے گھڑ سواروں کا ایک قافلہ آتا ہوا دکھائی دیا اور آتے آتے وہ قافلہ بہت نزدیک آ گیا اس قافلے والوں میں سے ایک نے اُس درویش کا ہاتھ پکڑا اور تھوڑی دور راستہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا اور فرمایا جا یہ سیدھا راستہ ہے اس راستے چلا جا اُس درویش نے عرض کیا حضور آپ کون ہیں فرمایا تو ہمیں نہیں پہچانتا مگر ہم تجھے پہچانتے ہیں تو ہمیشہ عشرہ محرم میں ہماری فاتحہ دلاتا اور شربت وغیرہ پلایا کرتا ہے وہ سب ہمارے پاس پہنچتا رہا ہے میں امام حسین ہوں اور یہ ہمارا لشکر ہے یہ بیان کر کے حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ زندہ ہیں اور دنیا میں سیر کرتے ہیں اور جو شخص آپ کو فاتحہ وغیرہ پہنچائے آپ اُس کو پہچانتے ہیں اور اُس کی امداد بھی کرتے ہیں مگر یہ تصرفات اور یہ زندگی روحی ہے۔ ﴿ذکر خیر ص ۲۱۳﴾

﴿۱۲﴾

حضرت خواجہ توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مبارکہ جمع کرنے والے لکھتے ہیں ایک دن میں نے عرض کیا حضور یہ جو ایصال

ثواب ہے کہ کھانا وغیرہ پکا کر اللہ تعالیٰ کے واسطے کھلاتے ہیں تو یہ کھانا پانی وغیرہ تو کھانے والوں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے پھر میت کو کیا پہنچتا ہے؟ اگر پہنچتا ہے تو کس طریقے سے پہنچتا ہے؟ یہ سن کر فرمایا ہم کچھ پڑھے ہوئے تو ہیں نہیں مگر اس کے بارے میں جو بات ہم کو معلوم ہوئی وہ اس طرح ہے کہ ایک دفعہ ہم نے اپنے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ختم دلایا اور رکابیوں میں کھانا ڈال کر سب کے آگے چُن کر ان پر فاتحہ دلائی تو بحالت کشف یہ کیفیت دیکھی کہ ان رکابیوں کی نوری شکل بن گئی ہے، طعام سے بھری ہوئی وہ نوری شکل کی رکابیاں آسمان پر چڑھ رہی ہیں، پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ آسمان سے وہی نوری رکابیاں اُتر کر حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جارہی ہیں اور آپ ان میں سے کھا رہے ہیں، اس وقت ہماری سمجھ میں آیا کہ جس طرح بدن کی غذا دنیاوی چیزیں ہیں اور بدن ان کو کھا کر مضبوط ہوتا ہے اسی طرح روح کی غذا نور ہے اور روح اسے کھا کر تقویت حاصل کرتی ہے۔ مرنے کے بعد بدن کو تو غذا کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ فنا ہو جاتا ہے البتہ روح کو غذا کی ضرورت باقی رہتی ہے اور چونکہ یہ دنیاوی کھانے روح کی غذا نہیں بن سکتے اس لئے ضروری ہوا کہ ان کھانوں کو نور سے بدلا جائے تاکہ روح کھا سکے اور نور سے بدلنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ طعام اللہ تعالیٰ کے

واسطے اس کے بندوں کو کھلا دیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ منظور فرما کر کھلانے والوں کو اس کے بدلے نوری کھانا جیسا کہ جنت میں جنتیوں کو ملتا ہے اسی طعام کی مثل دے دیتا ہے مثلاً اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے دودھ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دودھ ہی دیتا ہے مگر نور کا، ایسے ہی کسی نے روٹی دی تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دیتا ہے روٹی مگر ہوتی ہے، وہ روٹی نور کی، جیسا کہ جنتیوں کو کھانے تو ملتے ہیں جنت میں لیکن وہ نوری کھانے ہوتے ہیں اور یہ نوری کھانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلانے والوں کی مِلک ہو جاتا ہے اسی نوری بدلے کا نام ثواب ہے۔ ﴿ذکر خیر ص ۲۱۳﴾

﴿۱۳﴾

نیز حضرت خواجہ توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتے ہیں خداوندا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس چیز کا ثواب جس طریقے سے تو پہنچایا کرتا ہے اسی طریقے سے فلاں شخص کی روح کو پہنچا دے تو اس صورت میں بلاشبہ ثواب پہنچ جاتا ہے۔

﴿ذکر خیر ص ۲۱۵﴾

﴿۱۴﴾

نیز فرمایا یوں کہنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا کر فلاں میت کو پہنچا دے تو اس صورت میں یقینی طور پر پہنچ جاتا ہے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات مبارکہ میں فرماتے ہیں کہ میں اپنے آباؤ اجداد کو ثواب پہنچایا کرتا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل کا لفظ نہیں کہا کرتا تھا بلکہ یوں کہا کرتا تھا خداوندا اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ کی روح پاک کو پہنچا کر فلاں میت کو پہنچا دے۔ ایک بار ہم نے یوں کہہ کر ثواب پہنچایا کہ خداوندا رسول اللہ ﷺ کے طفیل ان اموات کو ثواب پہنچا تو اس دن وہ روحیں بہت ہی خوش نظر آئیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ان روحوں سے خوشی کا سبب دریافت کیا تو ان روحوں نے بتایا پہلے تو یہ صورت تھی کہ اول وہ ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس ثواب کو فرشتوں کے ذریعے ہمارے پاس بھیج دیتے تھے مگر آج جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے پہنچایا تو ہم اموات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر کیا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ثواب عطا فرمایا اور

اس سے ہمیں دو چند خوشی حاصل ہوئی ایک تو ثواب پہنچنے کی دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے فیوض و برکات حاصل ہونے کی۔ ﴿ذکر خیر ص ۲۱۶﴾

﴿۱۵﴾

نیز خواجہ توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک مرتبہ کوئی شخص شربت کا گلاس ہمارے پاس لایا ہم نے پی لیا بعد ازاں دیکھا کہ وہ شربت کا گلاس آسمان پر چڑھ گیا، پھر دیکھا کہ آسمان سے ایک گلاس ویسا ہی اُترا ہے، اور ایک شخص ہمارے دائیں بیٹھا تھا وہ اسے غٹ غٹ پی رہا ہے ہم نے پوچھا تو کون ہے اور یہ گلاس کیسا ہے؟ اس نے کہا یہ وہی گلاس ہے جو آپ نے ابھی پیا تھا، میرے ایک رشتہ دار نے اس پر فاتحہ پڑھ کر آپ کو دیا تھا جب آپ پی چکے تو اللہ تعالیٰ نے اس گلاس کا نوری شربت بنا کر میرے پاس بھیجا ہے اور میں نے پی لیا ہے یہ وہی نوری شربت ہے۔ فرمایا پہلے ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس پر فاتحہ دی گئی ہے پھر ہم نے اس کے رشتہ دار کو بلا کر پوچھا کیا تو نے اس پر فاتحہ دے کر ہمیں پلایا تھا اس نے کہا جی ہاں تو ہم نے جوش میں آکر کہہ دیا جا تیری فاتحہ قبول ہوگئی اور میت کو اس کا ثواب بھی پہنچ گیا ہے۔ ﴿ذکر خیر ص ۲۱۶﴾

﴿۱۶﴾

حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ملک شام سے بصرہ کی طرف آرہا تھا راستہ میں ایک خندق تھی میں اس میں اُترا وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا خواب میں مجھے قبر والا ملا اس نے شکایت کی کہ تو نے مجھے رات بھر تکلیف دی ﴿کہ میری قبر پر سر رکھ کر سو گیا﴾ پھر کہا تم لوگ جانتے نہیں اور ہم لوگ جانتے ہیں مگر اب عمل نہیں کر سکتے، اے ابو قلابہ جو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے یہ دو رکعت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، پھر فرمایا اے ابو قلابہ اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو بہتر جزا دے، دنیا والوں کو ہمارا سلام کہہ دیجئے کیونکہ ان کی دعاء کی وجہ سے پہاڑوں کی مثل ہمیں نور عطا ہوتا ہے۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

﴿۱۷﴾

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں قبرستان کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کے لئے رحمت کی دعاء کی تو ہاتف سے آواز آئی ہاں ہاں ان قبروں والوں کے لئے دعائیں کرو کیونکہ ان میں کئی پریشان و غمگین ہیں۔

﴿شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

﴿۱۸﴾

ابن یعقوب انباری کے والد ماجد فرماتے ہیں کسی نیک آدمی نے اپنے فوت شدہ باپ کو خواب میں دیکھا تو باپ نے کہا اے بیٹا تو نے ہمیں ہدیہ بھیجنا کیوں ترک کر دیا ہے، میں نے پوچھا ابا جی کیا قبروں والے زندوں کے ہدیوں کو جان لیتے ہیں؟ تو فرمایا بیٹا اگر زندوں کے ہدیے نہ ہوتے تو قبروں والے تباہ ہو جاتے۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

﴿۱۹﴾

سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ جمعہ کی رات کو قبرستان گیا تو وہاں ایک چمک دار نور دیکھا، میں نے دیکھ کر پڑھا لا الہ الا اللہ اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ ہاتف سے آواز آئی اے مالک بن دینار یہ نور تو زندوں کا ہدیہ ہے جو وہ مُردوں کو بھیجتے ہیں، میں نے اُس آواز دینے والے کو کہا تجھے اس ذات کی قسم جس نے تجھے بلایا ہے مجھے اس کی تفصیل بتا تو اُس نے بتایا ایک شخص رات کو اُٹھا اس نے اچھی طرح وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے ان میں فاتحہ شریف قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھ کر یوں دعاء کی ہے، یا اللہ میں نے

اس نماز کا ثواب قبرستان والے مومنوں کو ہدیہ کیا ہے تو اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نور عطا کیا ہے جو آپ نے دیکھا اور ہمیں حد درجہ کی خوشی اور فراخی نصیب ہوئی ہے اور یہ انعام مشرق تا مغرب سب قبروں والوں کو عطا ہوا ہے۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں میں نے یہ نماز ہر جمعہ کی رات کو پڑھنا شروع کر دی، ایک دن میری قسمت جاگی کہ مجھے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا اے مالک بن دینار اللہ تعالیٰ نے تجھے اتنی بخشش عطا کی ہے جتنا نور تو نے میری امت کو بھیجا ہے اور تیرے لئے اتنا ہی اجر و ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے۔ ﴿شرح الصدور ص ۱۲۸﴾

﴿۲۰﴾

بشار بن غالب فرماتے ہیں میں حضرت رابعہ بصریہ کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا ایک دن میں نے حضرت رابعہ کو خواب میں دیکھا تو حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے فرمایا اے بشار تیرا ہدیہ ہمارے پاس نور کے طباق میں رومالوں میں ڈھکا ہوا آتا رہتا ہے، میں نے پوچھا یہ کیسے تو فرمایا ایمان والوں زندوں کی دعائیں جب وہ مُردوں کے لئے دعاء کرتے ہیں قبول ہو جاتی